OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com, DOI: 10.5281/zenodo.10512947

احادیث کشف المحجوب کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کا منہج

Reforming Society in the Light of Hadith Kashf al-Mahjub

Dr. Muhammad Karim Khan
Post-Doctoral Fellow, IRI, IIU Islamabad

Dr. Muhammad Sarwar
Post-Doctoral Fellow, IRI, IIU Islamabad

Dr. Ahmad Raza
Post-Doctoral Fellow, IRI, IIU Islamabad

Received on: 03-07-2023 Accepted on: 05-08-2023

Abstract

Hazrat Ali bin Usman, also known as Hajveri Ghaznavi Lahori, was also the one of the most famous writers. Your writings were carried out with the time of resignation, with regard to the time of resurrection, but most prominent among them is "Discovery Al Mahjoob", which is also offering new generation a way of life. This book is written in Persian scriptural literature and ranks top among them. This book is a great possibility of knowledge and wisdom and it is the most comprehensive message to convey the view of the Quranic life and the expressions of evolution, and this book is a definite theme, while the Sufism is the name of the Sacrifice for Society, according to Syed Hajvir there is a lack of follow-up, long hopes and lack of people, while there is a balanced attitude towards society's bad, evil-loving love, custom-minded self-determination.

Keywords: Kashf: Discovery, Mahjoob: Hidden/ Unaddressed, Islah: Correction, Muashra: Society, Ummat: Follower of Prophet Muhammad, Khwahish: Desire

حضرت علی بن عثمان جلابی ہجویری غزنوی لاہوری ایک صوفی باصفا ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بلند پایہ عالم باعمل اور رسوخ فی العلم والے رجال میں سے تھے ،اس کے علاوہ آپ بہت بڑتے متکلم،ادیب، محقق،اور مصنف تھے،آپ کثیر التصانیف اہل قلم میں سے تھے، لیکن امتدادِ زمانہ کے ساتھ آپ کی تحریرات پردۂ اخفا میں چلی گئیں، یاضائع ہوگئیں،البتہ ان میں سے بلند پایہ تصنیف ''کشف المحجوب''آج بھی نسلِ نو کو فکری و باطنی روشنی مہیا کررہی ہے، یہ کتاب برصیغر میں لکھی جانے والی فارسی نثری کا شاہکار اور تصوف پر اولین تصانیف میں سے ہے، غالباًاس وقت خطہ میں موجود تحریری سرمایہ میں سے قدیم ترین ہے، یہ کتاب علم و عمل کی یکجائی کا مرقع ہے،اس کتاب کا ہر ورق حیاتِ باطنی کا قصہ جان نواز اور ہر ہر لفظ اخلاقِ ظاہری کو نکھارنے کا دل آویز پیغام ہے،اس کتاب کا بنیادی موضوع تصوف ہے، جبکہ تصوف اصلاحِ معاشرہ کا ہی نام ہے، سید ہجویر کے مطابق معاشرہ کی اصلاح میں خواہشات کی پیروی، لمبی امیدیں اور اچھے لوگوں کی کمی ہے، جبکہ معاشرہ میں

خرابی کا سبب بدزبانی، ومال وزر کی محبت، حسب ونسب کا فخر اور عورتوں کے بارے میں متوازن رویوں کا فقدان ہے، اس طرح معاشرہ کی اصلاح کے لیے دین پر توجہ، مسلسل توبہ، صحبتِ صالح اور دوسروں کی عزت وتکریم لازم ہے، سید ہجویر نے اپنے مؤقف پر استدلال کے لیے جو منہج اپنایا ہے؛ وہ حسبِ ذیل ہیں:

آپ قرآنی آیات، احادیث، اقوالِ سلف، حکایات، نصیحت آموز اسباق، اشعار، اور ذاتی استدلات اور مشاہدات سے متعلقہ موضوع کو واضح کرتے ہیں، آپ نے اس کتاب میں اصلاحِ معاشرہ کے لیے بہت ساری احادیث کو ذکر کیا ہے، جن کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو تک ہے، میرے موضوع کا عنوان چونکہ "کشف المحجوب کی روشنی میں اصلاحِ معاشرہ کا منہج" ہے، اس لیے میں نے کشف المحجوب کی احادیث کو ہی موضوع تحقیق بنایا ہے، ان احادیث میں سے جو براہِ راست اصلاحِ معاشرہ سے تعلق رکھتی ہیں، وہی میرا موضوع بحث ہیں، ان احادیث سے سید ہجویر نے کیسے استدلال کیا اور آج احادیث اور سید ہجویر کی تعلیمات کی روشنی میں اصلاحِ معاشرہ کیسے ممکن ہے؟ اس مضمون میں اس بحث کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔

حدیث نمبر: 1

أخوف ما أخاف علی أمتی، اتباع الھوی وطول الأمل۔ 1

اپنی امت کے بارے مجھے جس چیز کی بابت زیادہ خطرہ ہے وہ خواہشات کی پیروی اور لمبی امیدیں باندھنا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کی روایت کردہ حدیث کے الفاظ درج ذیل ہیں:

قال علی ان أخوف ما أخاف علیکم اتباع الھوی وطول الأمل فأما اتباع الھوی فیصد عن الحق وأما طول الأمل فینسی الآخرۃ الا وان الدنیا ارتحلت مدبرۃ۔ 2

امام بخاری نے حضرت علی سے ہی درج ذیل الفاظ نقل کیے ہیں:

قال علی ابن طالب: ارتحلت الدنیا مدبرۃ، وارتحلت الآخرۃ مقبلۃ، ولکل واحد منھما بنون، فکونوا من ابناء الآخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا، فان الیوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل۔ 3

امام بخاریؒ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

دنیا جانے والی ہے اور آخرت آنے والی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ پس تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ بے شک آج عمل کا دن ہے حساب کا نہیں اور کل حساب کا دن ہوگا اور عمل کا نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بے شک مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ خواہشات کی پیروی اور لمبی امیدوں کے باندھنے کا ہے۔ خواہشات کی پیروی حق سے روکتی ہے اور لمبی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔ اور بے شک دنیا جانے والی ہے۔

سید ہجویر کا منہج:

سید ہجویر نے اس حدیث مبارکہ کو باب فی فرقهم ومذاهبهم وآیاتهم وحکایتهم میں بحث الکلام فی حقیقة الهوی کے تحت ذکر کیا ہے۔اس بحث میں آپ نے دو آیاتِ قرآنیہ،ایک حدیث مبارکہ،ایک قولِ شیخ،ایک حکایت سے استدلال کیا ہے اور اپنا ذاتی استدلال اور سبق بھی ذکر کیا ہے۔.

آیت نمبر:1

وأما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى.4

اور جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور (اپنے) نفس کو (بری) خوہشات وشہوات سے باز رکھا تو بے شک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے۔

آیت نمبر:2

افرأيت من اتخذ الهه هواه واضله الله.5

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی (نفسانی) خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے اور اللہ نے اسے گمراہ ٹھہرا دیا ہے۔

سید ہجویر رحہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مجاھد از ابن عباس می آرد اندر تفسیر قول خدای عزوجل ای ان الھوی الہ معبود۔6

حضرت عبداللہ بن عباس سے بطریق مجاہد اس آیت کے بارے تفسیر سے کہ یہاں مراد کہ خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہے۔

قول شیخ:

لان من رکبها هلك ومن خالفها ملك.7

جس نے خواہش کی پیروی کی وہ ہلاک ہوا،اور جس نے اس کے خلاف کیا وہ مالک ہوا(یعنی ایمان کو بچانے والا ہے)

سید ہجویر کا موقف:

وپیوستہ مر بندہ را دعوتی میباشد از عقل ودعوتی از ھوی،آنکہ متابع دعوت عقل باشد بایمان وتوحید رسد وآنکہ متابع دعوت ھوی بود بضلالت وکفران رسد۔پس حجاب واصلان ورفتنگاہ مریدان ومحل اعراض طالبان ھوی است ومامورست بندہ بخلاف کردن ومنھی از ارتکاب برآں۔8

بندہ کے لیے ہمیشہ دو دعوتیں ہوتی ہیں ایک عقل کی طرف سے دوسری نفس کی طرف سے،جو عقل کی دعوت کو قبول کرکے اس کا پیروکار ہو گیا وہ ایمان دار ہو گیا اور جو نفس کی دعوت کو قبول کرکے اس کا تابع فرمان ہو گیا وہ گمراہی اور کفر میں پڑ گیا۔پس ''ھوی'' واصلوں کے لیے حجاب،غافلوں کے لیے جائے قیام اور طالبوں کے لیے محل اعراض ہے۔بندہ کو اس کے خلاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے

ارتکاب سے روکا گیا ہے۔

سبق:

وای بر آں کہ دون حق ھوای وی معبود وی است وھمہ اور وز وشب طلب رضای ھوای وی است۔9

یعنی افسوس ہے اس شخص پر جس نے حق تعالٰی کے علاوہ اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا کر، رات دن اپنی طاقتیں اس کو حاصل کرنے میں صرف کر دیں۔

حکایت:

ابراہیم خواص گوید: وقتی شنیدم کہ اندر روم راھبی ھست کہ ھفتاد سال است تا بر دیری نشستہ بحکم رھبانیت، گفتم ای عجب شرط رھبانیت راچہل سال بود واین مرد بچہ مشرب ھفتاد سال بران دیر بیارامیدست ؟! قصد وی کردم، چون بنزدیک دیرش رسیدم دریچہ ئی باز کرد و مرا گفت: یاابراھیم! دانستم بچہ کار آمدہ ئی، من اندرین دیر نہ براھبی نشستہ ام، درین ھفتاد سال کہ من سگی دارم باھوای شوریدہ اندرینجانشستہ ام سگ رانی میکنم و شروی از خلق باز میدارم والا من نہ آنم چون این سخن از او بشنیدم گفتم: بارخدایا! قادری کہ اندر عین ضلالت بندہ راطریق صواب دھی وراہ راست کرامت کنی مرا گفت: یاابراہیم! چند مردمان راطلب کنی؟ برو خود راطلب کن چون یافتی پاسبان خود باش کہ ھر روز این ھوی سہ سد وشست گونہ جامہ ءالھیت پوشد وبندہ رابضلالت دعوت کند۔10

حضرت ابراہیم خواصؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ سنا کہ روم میں ایک راہب ہے جو ستر سال سے کلیسا میں زہد و رہبانیت میں مشغول ہے۔ میں نے کہا تعجب ہے کہ رہبانیت کی شرط تو چالیس سال ہوتی ہے یہ آدم زاد کس مذہب پر ستر سال سے اس گرجا میں بیٹھا ہوا ہے۔ چنانچہ جب میں اس کے گرجا کے قریب پہنچا تو اس نے کھڑکی کھول کر مجھ سے کہا اے ابراہیم میں جانتا ہوں کہ تم کس لیے آئے ہو۔ میں اس جگہ رہبانیت کی غرض سے ستر سال سے نہیں بیٹھا ہوں بلکہ میرے پاس ایک کتا ہے جو خواہش میں سرکش ہے میں اس کتے کی رکھوالی کر رہا ہوں تاکہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں ورنہ ایسا نہ ہوتا جب میں نے اس کی یہ بات سنی تو خدا سے عرض کیا اے خدا تو قادر ہے کہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے شخص کو بھی صحیح طریقہ اور راہ راست سے نوازتا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا اے ابراہیم! کب تک تم لوگوں کی طلب میں رہو گے جاؤ اپنے آپ کو طلب کرو جب تم اپنے کو پا جاؤ تو اس کی نگہبانی کرو کیونکہ ہر روز یہ ہوا تین سو ساٹھ قسم کی الوہیت کا لباس پہن کر بندے کو گمراہی کی طرف بلاتی ہے۔

اصلاحِ معاشرہ کے لیے مستنبط مسائل و نصائح:

*انسان کی عمر محدود اور تمنائیں غیر محدود ہیں ۔

*انسان مر جاتا ہے مگر اس کی آرزوئیں ختم نہیں ہوتیں۔

کہتے ہیں انسان کا ایسی شئے حاصل کرنے کا ارادہ کرنا جس کا حصول ممکن ہے اور جب حصول ممکن نہ رہے تو وہ تمنا ہے۔

*امید شیطان کا حربہ ہے وہ اس کے ذریعے سے انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ سے ہٹا کر دنیا کی طرف مبذول کروا دیتا ہے اور انسان کا دین برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

*لمبی امید دھوکے کا نام ہے۔

*خواہشات کی پیروی انسان کا دل حق سے پھیر دیتی ہے جبکہ لمبی امید کوششوں کو دنیا کی طرف لگا دیتی ہے۔

*اس آدمی پر تعجب ہے جو فانی دنیا میں الجھ جائے اور باقی رہنے والی آخرت کی فکر نہ کرے۔

*دل کا سخت ہونا، امید کا لمبا ہونا اور دنیا کا حریص ہونا بد بختی کی علامت ہے۔

*لمبی امیدوں سے دل سخت ہوتے ہیں۔

*امیدوں کا کم ہونا دل کو روشن کرتا ہے اس سے موت کی تیاری پر دل اللہ کی اطاعت کی طرف جھکتا ہے۔

*امیدوں کا قلیل ہونا غموں کو کم کرتا ہے ۔

*علماء کا کتابیں لکھنے، مسائل بیان کرنے کے لیے اور دین کی تشریح و تعبیر کے لیے لمبی امید کرنا مذموم نہیں ہے۔

*دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت حساب و کتاب کی جگہ ہے۔

*انسان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں۔

حدیث نمبر:2

اللهم أحيني مسكينا وأمتني مسكينا واحشرني في زمرة المساكين ۔11

اے میرے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ، مسکینی کی حالت میں موت عطا فرما اور روزِ قیامت مجھے مسکینوں کے گروہ میں اٹھانا۔

یہ حدیث مبارکہ جامع ترمذی میں انہی الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔12

سید ہجویر کا منہج:

سید ہجویرؒ نے یہ حدیث مبارکہ باب "دربیانِ فقر" میں بیان کی ہے۔اس بحث میں سید ہجویر نے پانچ آیاتِ قرآنیہ تین احادیث مبارکہ، گیارہ اقوال سلف اور ایک حکایت سے فقر کے موضوع پر استدلال کیا ہے، ان تمام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آیات قرآنیہ:

۱۔للفقراء الذين أحصروا في سبيل الله لا يستطيعون ضربا في الارض يحسبهم الجاهل اغنياء من التعفف۔13

ان فقیروں کے لیے جو راہِ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے، نادان انہیں تونگر (امیر) خیال کرتا ہے بوجہ ان کے نہ سوال کرنے کے۔

2ضرب الله مثلا عبدا مملوكا لا يقدر على شيء۔14

اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی کہ ایک بندہ ہے جو مملوک ہے اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا۔

3۔ تتجافٰی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ۔15

ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے۔

4۔ولاتطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ۔16

اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے ہوئے۔

5۔ولاتعد عیناك عنھم ترید زینۃ الحیٰوۃ الدنیا ۔17

اور نہ پلٹیں آپ کی نگاہیں ان سے۔ کیا آپ چاہتے ہیں دنیوی زندگی کی زینت؟

احادیث مبارکہ:

1۔ ادنوا منی احبالی فیقول الملٰئکۃ من احباءك فیقول اللہ فقراء المساکین۔18

میرے محبوبوں کو میرے قریب کرو۔ فرشتے عرض کریں گے کون تیرے محبوب ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ مسکین فقراء ہیں۔

2۔ الفقر عز لاھلہ۔19

فقر اپنے اہل کیلئے باعث عزت ہے۔

حکایت:

ایک درویش کی کسی بادشاہ سے ملاقات ہوگئی۔ بادشاہ نے کہا مجھ سے اپنی کوئی حاجت مانگو۔ اس نے جواب دیا کہ میں اپنے غلام سے کچھ نہیں مانگتا۔ بادشاہ نے پوچھا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہا میرے دو غلام ہیں۔ یہ دونوں تیرے آقا ہیں ایک حرص اور دوسرا امید و تمنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الفقر عز لاھلہ (فقر اس کے اہل کے لیے موجب عزت ہے) پس جو چیز اہل کے لیے موجب عزت ہوتی ہے وہ نااہل کے لیے باعث ذلت بن جاتی ہے۔ فقیر کی عزت اس میں ہے کہ وہ اپنے اعضاء کو ذلیل حرکتوں سے بچائے اور اپنے حال کو خلل سے محفوظ رکھے۔ نہ بدن معصیت و لغزش میں پڑے اور نہ خلل و آفت اپنی جان پر راہ پائے چونکہ اس کی ظاہری حالت ظاہری نعمتوں میں مستغرق ہو اور اس کا باطن باطنی نعمتوں سے آراستہ ہو۔ تاکہ اس کا جسم روحانیت اور اس کا دل ربانی انوار کا منبع ہو۔ نہ خلق کا اس سے علاقہ ہو اور نہ آدمیت کی اس سے نسبت ہو۔ یہاں تک کہ وہ خلق سے علاقہ رکھنے اور آدمیت کی نسبت رکھنے سے بے نیاز و فقیر ہو۔ اور اس جہاں کی ملکیت اور آخرت میں درجات کی خواہش سے دل کو تونگر نہ کرے اور جانے کہ دونوں جہان اس کے فقر کے ترازو کے پلہ میں مچھر کے پر کے برابر بھی وزن نہیں رکھتے۔ (جب فقر کی یہ حالت ہوگئی) تو اس کا ایک سانس بھی دونوں جہان میں سما نہیں سکتا۔20

اقوالِ سلف:

فقر اور فقیر کی تعریف و کیفیت کے بارے میں آپ نے گیارہ اقوالِ سلف ذکر کیے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1۔ فقیر وہ ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور کوئی شے اسے خلل میں مبتلا نہ کرے، نہ وہ دنیاوی اسباب کے ہونے سے غنی ہو اور نہ اس کے نہ ہونے سے محتاج ہو۔ اسباب کا ہونا یا نہ ہونا اس کے فقر کے نزدیک یکساں ہو۔

2۔ فقیر وہ نہیں جس کے پاس ساز و سامان نہ ہو۔ بلکہ فقیر وہ ہے جس کا دل آرزوؤں اور تمناؤں سے خالی ہو۔

3۔ فقر کی علامت فقر کے چلے جانے سے ڈرنا ہے۔

4۔ فقیر کی تعریف یہ ہے کہ اپنے اسرار کی حفاظت کرے، اپنے نفس کو بچائے اور اس کے فریضہ کو ادا کرے۔

5۔ سب سے افضل مقام یہ ہے کہ فقر پر صبر کو مضبوطی سے تھامے۔

6۔ فقیر وہ ہے جو اللہ کے سوا آرام نہیں پاتا۔

7۔ فقیر کی تعریف یہ ہے کہ نہ ہونے کے وقت خاموش رہے، جب پاس ہو تو خرچ کرے اور جب موجود ہو تو پریشان رہے۔

8۔ ہر شکل و صورت سے دل کا خالی کرنا فقر ہے۔

9۔ فقر بلا کا سمندر ہے اور تمام بلائیں عزت ہیں۔

10۔ اے گروہِ فقراء! تم کو لوگ خدا کے ساتھ باخدا پہچانتے ہیں اور اس کی خاطر تمہاری توقیر کرتے ہیں تاکہ دیکھیں کہ جب تم خلوت میں اس کے ساتھ ہو تو کیا کیفیت ہوتی ہے۔

11۔ بغیر وجود کے عدم کا نام کفر ہے۔21

اصلاحِ معاشرہ کے لیے مستنبط مسائل و نصائح:

*آقا کریم ﷺ کو مسکینوں سے محبت ہے اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صالحینؒ بھی مساکین سے محبت کرتے ہیں۔

*مؤمن فقیر، غنی سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گا۔

*قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب مسکین ہوں گے۔

*مسکین و یتیم اور فقیر کی ہر حال میں مدد کرنی چاہیے۔

*نبی کریم ﷺ کی محبت کی علامت یہ ہے کہ بندہ فقر کی طرف مائل ہو۔

*اللہ تعالیٰ مؤمن فقیر سے محبت کرتا ہے۔

*مسکین کا خیال نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

*جو مساکین، یتیم، فقراء اور دوسرے ضعیف لوگوں کا خیال رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو پسند فرماتا ہے۔

*ہمیں اپنے ارد گرد کے ماحول میں مساکین، غرباء، فقراء اور دوسرے حاجت مندوں کی خدمت کرنی چاہیے۔

حدیث نمبر:3

"التائب من الذنب کمن لاذنب له". 22

گناہ کر کے توبہ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں ہے۔

سید ہجویر کا منہج:

سید ہجویرؒ نے یہ حدیثِ مبارکہ "باب التوبہ وما یتعلق بھا" میں ذکر کی ہے توبہ کی بحث میں آپؒ نے آٹھ آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ مبارکہ، دو حکایات، عربی شعر اور لغت سے اس کے معنی و مفہوم پر استدلال کیا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

آیات قرآنیہ:

1۔ یاایها الذین آمنوا توبوا الی الله توبة نصوحا۔ 23

"ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔"

2۔ توبوا الی الله جمیعا ایها المؤمنون لعلکم تفلحون۔ 24

"اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مسلمانوں سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔"

3۔ ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین۔ 25

"بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے زیادہ پاکیزگی والوں کو۔"

4۔ من خشی الرحمن بالغیب وجاء بقلب منیب۔ 26

"جو رحمان سے بن دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرنے والا دل لایا۔"

5۔ نعم العبد انه اواب۔ 27

"کتنا اچھا بندہ ہے کی ہر حال میں خوب رجوع کرتا ہے۔"

6۔ تبت الیك۔ 28

"میں تیری طرف رجوع لایا۔"

7۔ فتاب علیه انه هو التواب الرحیم۔ 29

"بندہ نے فعل پر توبہ کی تو اللہ تعالیٰ ہی توبہ قبول کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔"

8۔ والذین اذا فعلوا فاحشة أو ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا الذنوبهم۔ 30

"اور وہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔

احادیث مبارکہ:

1۔ مامن شیء احب الی اللہ من شاب تائب۔31

"اللہ کے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں کہ جوان آدمی توبہ کرے۔"

2۔ عنوان بالاوالی حدیث مبارکہ

3۔ مامن شیء احب الی اللہ من شاب تائب۔32

"اللہ کے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں کہ جوان آدمی توبہ کرے۔"

4۔ اذا احب اللہ عبدا لن یضرہ ذنب۔33

"جب اللہ تعالی بندہ کو محبوب بنالیتا ہے تو اسے گناہ ہرگز نقصان نہیں پہنچاتا۔"

شعر:

اذاقلت، ما اذنبت؟ قالت مجیبة حیاتك ذنب لایقاس به ذنب۔34

جب تونے کہا: میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ جواب دینے والے نے کہا تیری زندگی سراپا گناہ ہے گناہ کو اس پر قیاس نہ کر۔

حکایت نمبر:1

وابو عمرو نجید رضی اللہ عنہ گفت من ابتدا توبہ کردم اندر مجلس بوعثمان حیری ویک چندگاہ برآن بودم آنگاہ اندر دلم معصیت را متقاضی پدیدار آمد مرآنرا متابع شدم واز صحبت این پیر اعراض کردم وھرکجاکہ ورا بدیدمی از تشویر، بگریختمی تامرا نبیند، روزی ناگاہ بدو رسیدم، مرا گفت "ای پسر باد شمنان خود صحبت مکن مگر آنگاہ کہ معصوم باشی، از آنچہ دشمن عیب توبیند وچون معیوب باشی دشمن شاد گردد وچون معصوم باشی اندوھگین گردد واگر ترا می باید کہ معصیت کنی بنزدیک ما آی تا مابلاء تو بکشیم وتو دشمن کام نگرد" یگفت دلم از گناہ سیر شد وتوبہ درست گشت۔35

حضرت عمرو نجید رحہ نے بیان کیا کہ میں نے ابتداء میں حضرت ابو عثمان حیری کی مجلس میں توبہ کی اور اس پر کچھ عرصہ قائم رہا پھر میرے دل میں معصیت کی چاہت پیدا ہوئی اور میں نے ارتکاب کرلیا اور اس بزرگ کی صحبت سے روگرداں ہوگیا، جب میں انہیں دور سے دیکھتا تو میں شرمندہ ہو کر بھاگ جاتا کہ ان کی نظر مجھ پر نہ پڑ جائے۔ اتفاقا میرا ان سے آمنا سامنا ہو گیا انہوں نے فرمایا اے فرزند! تو اپنے دشمنوں کے ساتھ صحبت اختیار نہ کر مگر اس وقت جب تم معصوم ہو جاؤ۔ اس لیے کہ دشمن تمہارے عیب کو دیکھتا ہے اور تم عیب دار نظر آتے ہو تو وہ خوش ہوتا ہے اور جب تم گناہ سے معصوم ہوتے ہو تو وہ غمزدہ ہوتا ہے اگر تمہاری خواہش یہی ہے کہ معصیت آلود رہو تو ہمارے پاس آیا کرو تاکہ ہم تمہاری مصیبت کو ٹال دیں، اور تمہارے دشمن کو خوش ہونے کا موقع نہ دیں۔ ابو عمرو کہتے ہیں کہ پھر میرا دل گناہ سے سیر ہو گیا اور گناہ سے توبہ صحیح ہو گئی۔

حکایت نمبر:2

ونیز شنیدم کہ یکی از معاصی توبہ کرد و باز بسر آن باز گشت آنگاہ پشیمان شد، روزی را باخود گفت کہ : اگر بدرگاہ باز آیم حالم چگونہ باشد؟ ھاتفی آواز داد: اطعتنا فشکرناک ثم ترکتنا فامھلناک فأن عدت الینا قبلناک (ما را طاعت داشتی ترا شکر کردیم، بیوفائی کردی و ما را بگذاشتی ترا مھلت دادیم ،اکنون اگر باز آئی ترا قبول کنیم)۔ کنون باز گردیم با قاویل مشائخ رضی اللہ عنھم۔36

میں نے سنا کہ ایک شخص نے گناہوں سے توبہ کی اس کے بعد پھر اس سے گناہ سرزد ہو گیا اس وقت وہ شرمندہ ہو گیا۔ ایک دن اس نے اپنے دل میں کہا میں پھر آؤں تو میرا حال کیا ہو گا ہاتف نے آواز دی ''اطعتنا فشکرناک ثم ترکتنا فامھلناک فان عدت الینا قبلناک (تو نے ہماری اطاعت کی ہم نے اسے قبول کیا۔ پھر تو نے بے وفائی کی اور ہمیں چھوڑ دیا تو ہم نے تجھے مہلت دی اب پھر اگر تو توبہ کرے اور ہماری طرف واپس آئے تو ہم پھر تجھے قبول کر لیں گے)

اصلاحِ معاشرہ کے لیے مستنبط مسائل و نصائح:

*صدقِ دل سے توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

*توبہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

*ہر توبہ قبول ہوتی ہے۔

*توبہ کرنے والے کے نامۂ اعمال سے گناہ ختم کر دیئے جاتے ہیں۔

*توبہ کرنے والے کو اس گناہ پر عذاب نہیں ہو گا۔

*گناہ کرنے کے بعد نادم و شرمندہ ہونا بھی توبہ ہے۔

*اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

*ہمیں صدق دل سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے رہنا چاہیے۔

*عبادت کے طالب کے لیے پہلا درجہ طہارت ہے اسی طرح راہِ حق کے سالک کے لیے پہلا درجہ توبہ ہے۔

*توبہ تائید ربانی اور معاصی فعل جسمانی ہے۔

حدیث نمبر:4

العینان تزنیان۔37

آنکھیں بھی زنا کی مرتکب ہوتی ہیں

امام مسلم کی روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

عن ابی ھریرۃ عن النبیﷺ فالعینان زناھما النظر ،والاذنان زناھما الاستمتاع،واللسان زناہ الکلام،والیدزناھا

البطش،والرجل زناها الخطا،والقلب یھوی ویتمنی ویصدق ذلك الفرج ویکذبہ۔38

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

پس آنکھوں کا زنا حرام چیزوں کا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا حرام باتوں کا سننا ہے، زبان کا زنا حرام بات کرنا ہے، ہاتھوں کا زنا حرام چیز کا پکڑنا ہے اور پیروں کا زنا برائی کی طرف چلنا ہے دل خواہش اور تمنا کرتا ہے جب کہ شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

سید ہجویر کا منہج:

آپؒ نے اس حدیث مبارکہ کو باب ''السماع وما یتعلق بہ'' کے عنوان کے تحت نقل کیا ہے۔ آپؒ نے اس بحث میں احادیث مبارکہ، ایک شعر اور دو ذاتی استدلال بیان کیے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احادیث مبارکہ:

1۔ ان من الشعر لحکمة۔39

''بلاشبہ بعض شعر حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔''

2۔ قال استنشدنی رسول اللہ ﷺ ھل تروی من شعر امیة بن ابی الصلت شیئا فانشدتك مائة قافیة فجعلت کلما مررت علی بیت قال ھیة فقال رسول اللہ ﷺ کان ان یسلم فی الشعر۔40

وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے شعر سنانے کے بارے میں فرمایا کہ کیا امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں اور ایک سو شعر سنائے ہر شعر کے بعد حضور فرماتے اور سناؤ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شعر میں محفوظ رہا۔

شعر:

الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکل نعیم لا محالة زائل۔41

خبردار اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز اور ہر نعمت یقیناً زائل ہونے والی ہے باطل ہے۔

سید ہجویر کا موقف:

1۔ لوگ اس میں بڑی غلطی میں مبتلا ہے ایک گروہ تو ہر قسم کے شعر سننے کو مطلقاً حرام کہتا ہے اور رات دن مسلمانوں کی غیبت میں مبتلا ہے۔ اور ایک گروہ سب کو حلال کہتا ہے اور دن رات زلف، خال اور معشوقوں کے احوال کے سننے میں مشغول رہتا ہے۔42

2۔ جب جاہل صوفیوں نے سننے والوں کو سماع میں مستغرق دیکھا اور ان کو سماع میں پایا تو ان کے حال پر گمان کرنے لگے کہ یہ نفس کے لیے سماع میں مشغول ہیں۔ جب ان کو (صوفیاء) اس میں دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ حلال ہے۔ اگر حلال نہ ہوتا تو وہ نہ کرتے انہی کی تقید میں کرنے لگے اور ظاہر کو پکڑ لیا۔ اور باطن کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ خود بھی ہلاک ہوئے اور قوم کو بھی ہلاک کر دیا یہ بھی زمانہ کی ایک آفت ہے۔43

اصلاحِ معاشرہ کے لیے مستنبط مسائل ونصائح:

* بری نظر سے دیکھنا بھی زنا کی طرح ہے۔

*آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں پر زنا کا اطلاق مجازاً ہے نہ کی حقیقتاً۔

*ان اعضاء کے عمل کی وجہ سے حد جاری نہ ہو گی جب تک کہ شرمگاہ کا زنا نہ پایا جائے۔

*کسی کے گھر بغیر اجازت دیکھنا جائز نہیں ہے۔

*اپنے گھروں کے پردوں کا خود اہل خانہ کو بھی انتظام کرنا چاہیے اور گھر کے دروازے اور کھڑکیاں بند رکھنی چاہیے۔

*بغیر ارادہ کے اگر نظر پڑ جائے تو شرعاً معاف ہے۔

*ایک نظر بلا قصد معاف اور دوسری اور اس کے بعد یا مسلسل ایک نظر سے دیکھنا گناہ ہے۔

* محرمات کے گھر میں بغیر اجازت کے بھی داخل ہو سکتے ہیں البتہ مطلع کرنا اور اجازت لینا افضل اور باعثِ ثواب ہے اور غیر محرم کا کسی صورت بغیر اجازت گھر میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔

*جو چیز مقدر میں لکھ دی گئی ہے انسان وہی عمل کرے گا۔

*آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں یہ شرمگاہوں کے زنا کا سبب ہیں اس لیے ان پر قابو رکھنا ضروری ہے۔

* بری نیت سے کسی کو چھونا بھی گناہ ہے۔

* نامحرموں کو دیکھنے اور چھونے کے حوالے سے اگر کوئی کہے کہ ان صورتوں میں حدودِ شرعیہ ساقط ہو جاتی ہیں تو یہ کھلی گمراہی اور بے دینی ہے۔

*اگر کوئی شخص حرام باتوں کو سن کر اور حرام چیزوں کو دیکھ کر کہے کہ میں اس میں حق کا متلاشی ہوں تو ایسا کہنے والا کافر اور زندیق ہے۔

خلاصہ مضمون

انسان کی عمر محدود اور تمنائیں غیر محدود ہیں انسان مرجاتا ہے مگر اس کی آرزوئیں ختم نہیں ہوتیں امید شیطان کا حربہ ہے وہ اس کے ذریعے سے انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ سے ہٹا کر دنیا کی طرف مبذول کروا دیتا ہے اور انسان کا دین برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے اور خواہشات کی پیروی انسان کا دل حق سے پھیر دیتی ہے جبکہ لمبی امید کوششوں کو دنیا کی طرف لگادیتی ہے اس آدمی پر تعجب ہے جو فانی دنیا میں الجھ جائے اور باقی رہنے والی آخرت کی فکر نہ کرے دل کا سخت ہونا، امید کا لمبا ہونا اور دنیا کا حریص ہونا بدبختی کی علامت ہے لمبی امیدوں سے دل سخت ہوتے ہیں امیدوں کا کم ہونا دل کو روشن کرتا ہے اس سے موت کی تیاری پر دل اللہ کی اطاعت کی طرف جھکتا ہے دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت حساب وکتاب کی جگہ ہے انسان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں مؤمن فقیر، غنی سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب مسکین ہوں گے مسکین ویتیم اور فقیر کی ہر حال میں مدد کرنی چاہیے * نبی کریم ﷺ کی محبت کی

علامت یہ ہے کہ بندہ فقر کی طرف مائل ہو اللہ تعالیٰ مؤمن فقیر سے محبت کرتا ہے مسکین کا خیال نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے جو مساکین، یتیم، فقراءاور دوسرے ضعیف لوگوں کا خیال رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو پسند فرماتا ہے۔ ہمیں اپنے ارد گرد کے ماحول میں مساکین ،غرباء، فقراءاور دوسرے حاجت مندوں کی خدمت کرنی چاہیے آقا کریم ﷺ کو مسکینوں سے محبت ہے اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صالحینؒ بھی مساکین سے محبت کرتے ہیں۔ صدقِ دل سے توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ توبہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ہر توبہ قبول ہوتی ہے۔ توبہ کرنے والے کے نامۂ اعمال سے گناہ ختم کر دیئے جاتے ہیں توبہ کرنے والے کو اس گناہ پر عذاب نہیں ہو گا گناہ کرنے بعد نادم وشر مندہ ہونا بھی توبہ ہے اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ہمیں صدق دل سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے رہنا چاہیے بری نظر سے دیکھنا بھی زنا کی طرح ہے آنکھ ،کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں پر زنا کا اطلاق مجازاً ہے نہ کی حقیقتاً کسی کے گھر بغیر اجازت دیکھنا جائز نہیں ہے اپنے گھروں کے پردوں کا خود اہل خانہ کو بھی انتظام کرنا چاہیے اور گھر کے دروازے اور کھڑکیاں بند رکھنی چاہیے بغیر ارادہ کے اگر نظر پڑ جائے تو شرعاً معاف ہے ایک نظر بلا قصد معاف اور دوسری اور اس کے بعد یا مسلسل ایک نظر سے دیکھنا گناہ ہے محرمات کے گھر میں بغیر اجازت کے بھی داخل ہو سکتے ہیں البتہ مطلع کرنا اور اجازت لینا افضل اور باعثِ ثواب ہے اور غیر محرم کا کسی صورت بغیر اجازت گھر میں داخل ہونا جائز نہیں ہے بری نیت سے کسی کو چھونا بھی گناہ ہے۔

حوالہ جات

[1]ـ ہجویری، عثمان بن علی، کشف المحجوب، مطبوعہ تصوف فاؤنڈیشن، 1418ھ، لاہور، ص185

[2].ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، شہاب الدین، فتح الباری، شرح صحیح بخاری، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ 2003ء بیروت، لبنان، ج3، ص348

[3]ـ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح بخاری، کتاب: الرقاق، باب فی الامل وطولہ، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، ص1308

[4]ـ النزٰعٰت 40:79

[5]ـ الجاثیہ 23:45

[6]ـ کشف المحجوب، ص185

[7]ـ ابن عباس، عبد اللہ، تنویر المقباس فی تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ص530

[8]ـ کشف المحجوب، ص185

[9]ـ ایضا

[10]ـ ایضا ص186

[11]ـ ایضا، ص49

[12]ـ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، الجامع الترمذی، رقم 2352، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان، 1423ھ/2002ء، ص929

[13]ـ البقرۃ 273:2

[14]۔النحل75:16
[15]۔السجدۃ16:32
[16]۔الانعام52:6
[17]۔الکھف28:18
[18]۔زبیدی، محمد بن محمد،اتحاف السعادۃ المتقین، مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، ج9، ص278،
[19]۔غزالی، محمد بن محمد،ابو حامد،احیاءعلوم الدین، مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر،1346ھ، ج5، ص45
[20]۔ہجویری، عثمان بن علی، کشف المحجوب، ص20
[21]۔ایضا، ص26-20
[22]۔ایضا، ص285
[23]۔التحریم18:66
[24]۔النور31:24
[25]۔البقرۃ222:2
[26]۔الکہف33:18
[27]۔ص44:38
[28]۔الاعراف143:7
[29]۔البقرۃ37:2
[30]۔آل عمران135:3
[31]۔ہندی، علی متقی، علاءالدین، کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال، رقم، 43101، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ج15، ص332
[32]۔ھندی، علی متقی، علاءالدین، کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال، رقم43101، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ج15، ص332،
[33]۔غزالی، محمد بن محمد،ابو حامد،احیاءعلوم الدین، مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر،1346ھ، ج5، ص220
[34]۔ہجویری، عثمان بن علی، کشف المحجوب، ص260
[35]۔ایضا، ص261
[36]۔ایضا
[37]۔ایضا، ص347
[38]۔مسلم،ابن حجاج،القشیری ابوالحسین، صحیح مسلم،،القدر، رقم6753-6754، مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان،1249ھ/2008ء، ص1095
[39]۔مسلم،ابن حجاج،القشیری ابوالحسین، صحیح مسلم، کتاب: الشعر، باب: فی انشاد الشعار، رقم5885، ص954
[40]۔بخاری، محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح بخاری، مناقب الانصار، رقم3841، ص775
[41]۔ایضا، ص354

42-ایضا،ص347

43-ایضا

References

1. Hajweri, Uthman b. 'Ali, Kashf al-Mahzab, Tasawwuf Foundation, 1418AH, Lahore, p.185
2. Ibn Hajar Al-Asqalani, Ahmad b. 'Ali, Shahab al-Din, Fath al-Bari, Sharh Sahih Bukhari, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah , Beirut, 2003, Beirut, Vol.3, p.348
3. Al-Bukhaari, Muhammad ibn Isma'il, al-Jami al-Sahih Al-Bukhari, Kitab al-Raqaaq, Bab fi al-'Amal wa'tula, Dar-ul-Qabal-Arabi, Beirut, Lebanon, p.1308
4. النزعٰت40:79
5. Al-Jathiyyah 23:45
6. Discover the Hidden, 185
7. Ibn Abbas, Abdullah, Tanvir al-Maqbas fi Tafsir Ibn Abbas, Ancient Library , Karachi, p. 530
8. Discover the Hidden, 185
9. Ibid
10. Ibid , 186.
11. Ibid., p. 49
12. Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Abu Isa, al-Jami al-Tirmidhi,vol. 2352, Dar al-Mu'rifa, Beirut, Lebanon, 1423/2002, p.929
13. Al-Baqara 273:2
14. Bees75:16
15. Sajdah 16:32
16. Anaam 6:52
17. Al-Khaf 28:18
18. Zubaydi, Muhammad bin Muhammad, Ithaaf al-Sa'adat al-Mutaqeen, Dar-ul-Fikr, Beirut, Lebanon, vol.9, p.278.
19. Ghazali, Muhammad bin Muhammad, Abu Hamid, Ahya'ul-Ulum al-Din, Mustafa al-Babi al-Halabi, Egypt, 1346AH, vol.5, p.45
20. Hajweri, Uthman ibn 'Ali, Kashf al-Mahzab, p. 20
21. Ibid., pp.26-20
22. Ibid., p. 285
23. 1 Lahram18:66
24. An-Noor31:24
25. Cows222:2
26. Alkaff 33:18
27. P.44:38
28. Al-A'raf143:7
29. Cows 37:2
30. Al-Imran135:3
31. Hindi, Ali Mutaqi, Ala-ud-Din, Kanz-ul-Amal fi Sunan al-Aqwal wal-Qarib, 43101, Maktaba Rahmania, Lahore, vol.15, p.332
32. Hindi, Ali Mutaqi, Ala-ud-Din, Kanz al-Amal fi Sunan al-Aqwal wa'l-Aqsa, Vol.43101, Maktaba Rahmania, Lahore, vol.15, p.332.
33. Ghazali, Muhammad bin Muhammad, Abu Hamid, Ahya'ul-Ulum al-Din, Mustafa al-Babi al-Halabi, Egypt, 1346AH, vol.5, p.220
34. Hajweri, Uthman b. 'Ali, Kashf al-Mahzab, p. 260
35. Ibid., p. 261

36. Ibid.
37. Ibid., p. 347
38. Muslim, Ibn Hajjaj, al-Qashiri Abu al-Husayn, Sahih Muslim, al-Qadr,6753-6754, Dar-ul-Kitab al-Arabi, Beirut, Lebanon, 1249/2008, p.1095
39. Muslim, Ibn Hajjaj, al-Qashiri Abu al-Husayn, Sahih Muslim, Kitab al-Sha'ar, Bab: Fi Anshad al-Sha'ar, Vol. 5885, p. 954
40. Bukhari, Muhammad bin Isma'il, Al-Jami al-Sahih Bukhari, Manaqib al-Ansar,Vol. 3841, p. 775
41. Ibid, 354
42. Ibid., p. 347
43. Ibid